بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۳۲ | ۱۹ ماہ امان ۱۳۲۳ ہش | ۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ | ۱۹ مارچ ۱۹۴۴ء | نمبر ۶۶

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۷ ماہ امان - آج بارہ بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع منظہر ہے - کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے -

صاحبزادی امۃ القیوم بیگم صاحبہ کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛

روزنامہ الفضل قادیان ۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ

احمدیت کا ایک درخشندہ ستارا غروب ہو گیا حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رحلت فرما گئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ

قادیان ۱۷ مارچ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا وہ نہایت ہی قیمتی اور گراں مایہ وجود جو نہ صرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقدس خاندان سے نہایت ہی قریبی تعلق رکھنے کی وجہ سے بلکہ اپنی خاندانی اور ذاتی اعلےٰ صفات کے لحاظ سے ایک خاص وجود تھا - جو دینی علوم و معارف کا بحر بیکران تھا - جو احمدیہ اخلاق اور تہذیب کا اعلیٰ نمونہ تھا - جو ہر مصیبت زدہ کا مددگار اور ہر محتاج کا دستگیر تھا - جو یتیموں کا ملجا اور بیواؤں کا ماوا تھا جس کا دستِ سخا نہایت وسیع تھا - جس نے ساری عمر متوکلانہ زندگی بسر کی - جس کی زندگی کا ایک ایک لمحہ خدمتِ دین اور خدمت خلق اللہ کے لئے وقف تھا - جو احمدیت کا ایک درخشندہ اور ضوافشاں ستارہ تھا - اور حقیقت تو یہ ہے - کہ جس کی خوبیوں کا شمار ہم سے ممکن نہیں - یعنی حضرت میر محمد اسحٰق صاحب - انہیں آج بروز جمعہ یکایک خدا تعالےٰ نے اپنے پاس بلا لیا -

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ -

کل سارا دن آپ دینی خدمات میں مصروف رہے - مگر شام کے قریب گھر تشریف لے جاتے ہوئے بیمار ہو گئے - اور چارپائی پر اٹھا کر آپ کو گھر پہنچایا گیا (اس کے بعد کے حالات دوسری جگہ درج کئے گئے ہیں) کل کی رات اور آج ۱۷ مارچ کا دن نہایت ہی تشویش میں گزرا جس جس کو آپکی علالت کی اطلاع پہنچی - اور اعلان عام کے ذریعہ سب احمدی احباب کو پہنچانے کی کوشش کی گئی - سب نے نہایت ہی درد اور کرب کے ساتھ دعا کی - علاج معالجہ میں بھی ہر ممکن کوشش کی گئی - مگر چھ بجے شام کے بعد نبض بہت زیادہ کمزور ہو گئی - اور خطرہ بہت بڑھ گیا - حافظ محمد رمضان صاحب بلند آواز سے قرآن کریم کی دعائیں پڑھنے لگے - نیز سورۃ یٰسین کی تلاوت کرتے رہے - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بھی دوسرے صحن میں جاکر قرآن کریم پڑھتے رہے - پھر حضور اس کمرہ میں تشریف لے آئے - جہاں حضرت میر صاحب تھے - اور ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیکر بہت دیر تک رقت بھری آواز میں قرآن کریم کی دعائیں فرماتے رہے - یہ نظارہ نہایت ہی رقت انگیز تھا - کمرہ کے اندر اور باہر لوگوں کی چیخیں نکل رہی تھیں - اسوقت حضور نے فرمایا - اگر تو یہ رونا دعا کا ہے تو ٹھیک ہے - ورنہ گناہ ہے - حضور پھر باہر تشریف لے آئے - چونکہ نماز مغرب کا وقت ہو چکا تھا حضور نے فرمایا - نماز کی تیاری کیجائے - ابھی نماز شروع ہوئی تھی - کہ حضرت میر صاحب کی روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی - اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ - حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کو اطلاع دیگئی تو حضور اندر تشریف لیگئے - اور تھوڑی دیر بعد واپس آکر مغرب و عشاء کی نمازیں

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا
ایڈیٹر :- غلام نبی

جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز سے قبل حضور نے ارشاد فرمایا کہ دوست دعائیں بہت کریں۔ نماز کے بعد فرمایا کہ دوست بیٹھے رہیں۔ اور ایک مختصر تقریر فرمائی۔ جس میں آئندہ دنوں میں بالخصوص آج کی رات بہت دعائیں کرنے کا ارشاد فرمایا۔

حضور نے فرمایا۔ میر محمد اسحٰق صاحب خدمات سلسلہ کے لحاظ سے غیر معمولی وجود تھے۔ درحقیقت میرے بعد علمی لحاظ سے جماعت کا فکر انہی کو رہتا تھا۔ وہ رات دن قرآن و حدیث پڑھانے میں لگے رہتے تھے۔ زندگی کے اس آخری دور میں وہ کئی بار موت کے مونہہ سے بچے۔ کیونکہ جلسہ سالانہ پر وہ اس طرح اندھا دھند کام کرتے تھے۔ کہ کئی بار ان پر نمونیہ نے حملہ کیا۔ میر صاحب کی وفات سلسلہ کا نقصان ہے۔ اور اتنا بڑا نقصان ہے۔ کہ بظاہر یہی نظر آتا ہے کہ اس نقصان کا پورا کرنا آسان نہیں۔ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم اس طرز کے تھے۔ ان کے بعد حافظ روشن علی صاحب اور تیسرے میر محمد اسحٰق صاحب اس رنگ میں رنگین تھے۔

یہ تقریر حضور نے اس رقت اور سوز سے فرمائی۔ کہ حضور کی آواز رک رک جاتی تھی اور سننے والوں کی چیخیں نکل رہی تھیں۔ تقریر کے بعد حضور نے نہایت خشوع و خضوع سے دعا فرمائی۔ اور تمام حاضرین نے بھی نہایت عاجزی اور زاری سے خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں۔

اس کے بعد حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کو غسل دینے کا انتظام کیا گیا۔ اور غسل دینے اور کفن پہنانے کے بعد گیسٹ ہاؤس میں جہاں حضرت میر صاحب کی رہائش تھی، کے بیرونی حصہ میں جنازہ لایا گیا۔ اور رات بھر کے لئے پہرہ دار مقرر کر دیئے گئے۔ اس کے بعد بارہ بجے کے قریب حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ واپس تشریف لائے۔ جنازہ کل بعد نماز عصر پڑھا جائیگا۔ اس حادثہ کی اطلاع جماعت ہائے احمدیہ لاہور امرتسر جالندھر۔ لدھیانہ۔ گوجرانوالہ۔ لائل پور منٹگمری۔ سیالکوٹ۔ گجرات وغیرہ کو بذریعہ تار رات کو ہی دیدی گئی۔ حضرت مسیح موعودؑ کے پرانے صحابہ کو نام بنام حضرت امیر المومنین نے ان دنوں خاص طور پر دعا کرنے کا ارشاد فرمایا۔ جماعت احمدیہ کیلئے چند ہی دنوں میں یہ دوسرا صدمہ ہے۔ اور بہت بڑا صدمہ ہے ایسے وقت میں جبکہ ہمارے دل نہایت ہی حزیں اور دردمند ہیں۔ اور اس لئے دردمند ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنی دو بہت بڑی نعمتیں لے لی ہیں ہمیں اسی کے حضور جھکنا اور اسی سے جماعت کے لئے خیر و برکت مانگنا اور غلبۂ اسلام کے لئے زیادہ سے زیادہ سامان عطا کرنے کی التجائیں کرنی چاہئیں

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کی آخری علالت کے مختصر حالات

قادیان ۱۷ ماہ امان۔ جلسہ سالانہ سے لے کر اس وقت تک بعض نہایت اہم جماعتی انتظامات میں دن رات کی نہایت شدید مصروفیت کی وجہ سے حضرت میر محمد اسحٰق صاحب کو چند روز سے ہلکا ہلکا بخار اور معمول سر درد کی شکایت تھی۔ جب آپ جلسہ لاہور میں شمولیت کے لئے تشریف لے گئے تو بھی یہ شکایت موجود تھی۔ کل دن بھر آپ اپنے مفوضہ فرائض سرانجام دیتے رہے اور مجلس معتمدین کے اجلاس میں بھی شریک ہوئے۔ چھ بجے شام کے قریب شہر سے اپنے گھر محلہ دارالانوار کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔ کہ سابق زنانہ جلسہ گاہ (حال سٹور جلسہ سالانہ) تک پہنچنے پر شدید سر درد ہو گیا۔ حتٰے کہ چلنا محال ہو گیا۔ اور وہیں آپ چارپائی منگوا کر لیٹ گئے۔ اور فرمایا کہ میرا سر دبایا اور پاؤں سہلائے جائیں۔ چنانچہ بعض نوجوان طالب علم سر دباتے۔ اور پاؤں سہلاتے رہے۔ آپ نے دوائی اسپرو کی چند ٹکیاں بھی کھائیں۔ مگر کچھ آرام نہ ہوا۔ اس بات کا حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کو علم ہوا۔ تو آپ مسجد مبارک سے فوراً وہاں تشریف لے آئے۔ وہاں بعض اور دوست بھی پہونچ گئے۔ حضرت میر صاحب نے فرمایا کہ میرے سر کا درد شدید تر ہوتا جا رہا ہے۔ مجھے مارفیا کا ٹیکہ کر دیا جائے۔ چنانچہ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے ٹیکہ کیا تھوڑی دیر بعد فرمایا کہ مجھے گھر لے چلیں۔ چنانچہ چارپائی پر ہی آپ کو گھر لایا گیا۔ مغرب کی نماز کے وقت آپ گھر پہونچے۔ اور کوئی ایک گھنٹہ کے بعد بے ہوش ہو گئے اور آخر وقت تک بے ہوش ہی رہے۔ رات ٹمپریچر بھی زیادہ سے زیادہ ۱۰۴½ اور کم سے کم ۹۹ تک رہا۔ رات سخت بے چینی اور اضطراب میں گزری۔ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب۔ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر محمد احمد صاحب رات بھر آپ کے علاج میں مصروف رہے۔

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے مشورہ کے ماتحت صبح کے وقت ہومیوپیتھک ادویہ بھی دی گئیں۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ صبح ہی لاہور اور امرتسر فون کیا گیا تھا۔ اور ڈیڑھ بجے کی گاڑی سے جولیٹ یہاں پہنچی جناب ڈاکٹر عبدالحق صاحب لاہور سے اور جناب ڈاکٹر محمد یعقوب خان صاحب و صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب امرتسر سے تشریف لے آئے۔ ڈاکٹر عبداللطیف صاحب دہلی سے فون پر مشورہ لیا گیا۔ مختلف علاج کئے گئے Lumbar پنکچر بھی کیا گیا۔ ڈاکٹر عبدالغنی صاحب کڑک نے خون کا امتحان کیا۔ تو معلوم ہوا کہ دماغ کے اندر ورم ہو گیا ہے۔ مرض کے متعلق یہ تشخیص کی گئی۔ کہ دماغ کے پردوں میں ورم ہو گیا ہے۔ اور اس بات کا شبہ کیا گیا کہ کچھ عرصہ ہوا۔ آپ کو دماغ سے جو پانی ناک کے راستہ آیا کرتا تھا۔ اس راستہ سے کوئی مادہ ورم پیدا کرنے والا اندر پہونچ گیا ہے۔ صبح دس بجے کے قریب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ خود حضرت میر صاحب کے ہاں تشریف لے آئے۔ اور حضرت میر صاحب کی تشویشناک حالت کی وجہ سے نماز جمعہ بھی حضور نے وہیں پڑھائی۔ مسجد اقصےٰ میں جمعہ حضور کے ارشاد سے حضرت مولوی شیر علی صاحب نے پڑھایا۔ اور خطبہ میں حضرت میر صاحب کی صحت و عافیت کے لئے دعا کرنے کی تحریک فرمائی۔ نیز نماز میں دعا کی گئی مگر ہوا وہی جو خدا تعالیٰ کو منظور تھا۔ کہ شام کے پونے آٹھ بجے آپ نے جان جان آفریں کے سپرد فرما دی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

یہ نہایت ہی المناک حادثہ اس قدر شدید اور اتنا اچانک ہے کہ اس کا زبان پر لانا بھی اچنبھہ معلوم ہوتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی کسی خاص مصلحت کے ماتحت یہ وقوع پذیر ہو چکا ہے۔ اب خدا تعالیٰ سے ہی نہایت عاجزانہ اور دردمندانہ

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کی صدارت میں آخری جلسہ

۷ مارچ کو مسجد اقصےٰ میں زیر صدارت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جماعت احمدیہ کا جو جلسہ منعقد ہوا۔ اس کی کچھ روئداد پہلے شائع کی جا چکی ہے۔ اب بقیہ پیش کی جاتی ہے

وید اور رسالہ پیغام صلح

مولوی ابوالعطاء صاحب نے آریوں کے اعتراض کا جواب دیتے ہوئے کہا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں (۱) "میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو۔ کہ جو نہ صرف خلاف عقل ہو۔ بلکہ پرمیشور کی پاک ذات پر بخل اور بخش یات کا داغ لگاتی ہو۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ جب کسی الہامی کتاب پر ایک زمانہ دراز گزر جاتا ہے۔ تو اسکے پیرو کچھ تو باعث نادانی کے اور کچھ باعث اغراض نفسانی کے سہواً یا عمداً اس کتاب پر اپنی طرف سے حاشیے چڑھا دیتے ہیں۔ اور چونکہ حاشیہ چڑھانے والے متفرق خیالات کے لوگ ہوتے ہیں۔ اس لئے ایک مذہب سے صدہا مذہب پیدا ہو جاتے ہیں۔" (رسالہ پیغام صلح صٓ)

(۲) "ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے۔ کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ اور چونکہ وید پر ہزارہا برس گزر گئے ہیں۔ اس لئے ممکن ہے۔ کہ مختلف زمانوں میں بعض وید کے بھاشکاروں نے کئی قسم کی کمی بیشی کی ہوگی۔" (صلا)

(۳) "ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔ اگرچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکی۔ اور نہ بنا سکتی تھی۔" (صلا)

(۴) "اگرچہ ہم نے وید میں پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہیں نہ پڑھا۔ لیکن بلاشبہ اگنی وایو اور جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا ہوا ہے۔ اور کسی شرتی میں ان چیزوں کی پرستش کے لئے ممانعت نہیں۔" (پیغام صلح صلا)

ان اقتباسات سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ویدوں کے رشیوں کو سچا مانتے ہیں۔ اور ویدوں کو اصل نزول کے لحاظ سے منجانب اللہ جانتے ہیں۔ مگر موجودہ صورت میں وید کو مخلوق اور عناصر پرستی سے بھرا ہوا جانتے ہیں۔

اسلامی تعلیم اور ویدک تعلیم

آریہ پنڈت نے اپنی تقریر میں کہا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے تسلیم کیا ہے کہ اسلام کی تعلیم ویدک دھرم کی کسی نہ کسی شاخ میں پائی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوا۔ کہ وہ ویدک دھرم کو قبول کرتے تھے۔ اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ استدلال سراسر غلط ہے۔ یہ سچ ہے۔ کہ اسلام کی بیان کردہ سچائی اگر ہندو دھرم یا عیسائیت یا یہودیت میں پائی جائے۔ تو ہم اسے مانتے ہیں۔ مگر یہ درست نہیں کہ اسلام کی بیان کردہ سچائی تمام کی تمام ویدک دھرم میں ایسے رنگ میں پائی جاتی ہے۔ کہ اسلام کی ضرورت نہ رہے۔ اصل عبارت کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان ہندوؤں کو جو ہندو مسلمانوں کے اختلاف کو مانع صلح قرار دیتے تھے سمجھایا ہے۔ کہ یہ اختلاف باہمی صلح میں روک نہ ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اسلامی مسلمات معقول ہونے کے علاوہ ان کے ہاں کی متفرق شاخوں میں سے کسی نہ کسی شاخ میں کسی نہ کسی رنگ میں موجود ہیں۔ حضور کے اصل الفاظ حسب ذیل ہیں:- "چھوٹے چھوٹے اختلاف صلح کے مانع نہیں ہو سکتے۔ بلکہ وہی اختلاف صلح کا مانع ہوگا جس میں کسی کے مقبول پیغمبر اور مقبول الہامی کتاب پر توہین اور تکذیب کے ساتھ حملہ کیا جائے۔ ماسوا اس کے صلح پسندوں کے لئے یہ ایک خوشی کا مقام ہے۔ کہ جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے۔ وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ مثلاً اگرچہ نوخیز مذہب آریہ سماج کا یہ اصول رکھتا ہے۔ کہ ویدوں کے بعد الہام الٰہی پر مہر لگ گئی ہے۔ مگر جو ہندو مذہب میں وقتاً فوقتاً اوتار پیدا ہوتے رہے ہیں۔ جن کے تابع کروڑہا لوگ اسی ملک میں پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اس مہر کو اپنے دعوائے الہام سے توڑ دیا ہے۔ جیسا کہ ایک بزرگ اوتار جو اس ملک نیز بنگالہ میں بڑی بزرگی اور عظمت کے ساتھ مانے جاتے ہیں۔ جن کا نام سری کرشن ہے۔ وہ اپنے ملہم ہونے کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ اور ان کے پیرو نہ صرف ان کو ملہم بلکہ پرمیشر کرکے مانتے ہیں۔ مگر اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا۔ اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔ ایسا ہی اس آخری زمانہ میں ہندو صاحبوں کی قوم میں سے باوا نانک صاحب ہیں جن کی بزرگی کی شہرت اس تمام ملک میں زبان زد عام ہے۔ اور جن کی پیروی کرنے والی اس ملک میں وہ قوم ہے جو سکھ کہلاتے ہیں۔ جو بیس لاکھ سے کم نہیں ہیں۔ باوا صاحب اپنی جنم ساکھیوں اور گرنتھ میں کھلے کھلے طور پر الہام کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی ایک جنم ساکھی میں لکھتے ہیں۔ کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے۔ کہ دین اسلام سچا ہے۔" (رسالہ پیغام صلح صہ)

اس اقتباس سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اسلامی تعلیم کے ویدک تعلیم کی شاخوں میں پائے جانے کا کیا مطلب ہے۔ اس کا یہ مطلب بہرحال نہیں ہو سکتا کہ قرآن مجید کی جملہ تعلیم ویدوں میں موجود ہے۔ پس آریہ پنڈت کا استدلال غلط ہے۔ اور اگر انہوں نے عمداً ایسا نہیں کیا۔ تو وہ یقیناً غلطی خوردہ ہیں۔

آریہ پنڈت کی تقریر

مولوی ابوالعطاء صاحب کی تقریر کے بعد صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ اب میں پنڈت ترلوک چند صاحب کو موقعہ دیتا ہوں۔ کہ وہ مناسب وقت میں اس کا جواب دیں۔ پنڈت صاحب نے کھڑے ہو کر پہلے تو ہمارے سیکرٹری صاحب تبلیغ کی چٹھی کو پڑھا۔ اور پھر کہا۔ کہ میں اس جگہ کسی تقریر کے لئے یا جواب دینے کے لئے نہیں آیا۔ میں تو حضرت میر صاحب صدر جلسہ کے پریم کے لئے آیا ہوں۔ وہ بہت با اخلاق انسان ہیں۔ ہاں میں یہ کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اس جگہ آریہ سماج موجود ہے۔ اس سے مناظرہ کے لئے شرائط طے کئے جائیں۔ ہماری طرف سے ایک کتاب دافع الاوہام شائع ہو چکی ہے۔ شائد جماعت احمدیہ نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔ اس کا جواب آپ کی طرف سے شائع ہونا چاہیئے۔ ان باتوں کو بتکرار بیان کرنے کے بعد کہا کہ مرزا صاحب کی اگر نسل بڑھ رہی ہے تو ہم تو اپنے مخالفوں کے بھی سرسبز ہونے کے خواہاں ہیں۔ باقی رہا کہ پنڈت لیکھرام جی کا کوئی بچہ نہیں تھا۔ یہ درست ہے لیکن تمام آریہ لڑکے اور لڑکیاں پنڈت جی کے بچے ہیں۔ اس لئے وہ لاولد نہیں۔ اور یوں ہمارے نزدیک لڑکے کے نہ ہونے کی کوئی اہمیت نہیں۔

مولوی ابوالعطاء صاحب کی آخری تقریر

صدر محترم کے ارشاد پر پنڈت صاحب کے بعد مولوی ابوالعطاء صاحب نے مختصر تقریر کی۔ جس میں کہا۔ کہ پنڈت صاحب نے موقعہ ملنے کے باوجود ہمارے کسی بیان یا استدلال کو نہیں توڑا۔ جس سے ہمارے بیان کا درست ہونا ثابت ہے۔ مقامی آریہ سماج کا حوالہ دینے کے معنے یہ ہیں۔ کہ بات کھٹائی میں پڑ جائے۔ ابھی پنڈت صاحب خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ وہ اپنے جلسہ میں اعتراض کرتے رہے ہیں۔ اب انہیں کیا روک ہے۔ کتاب کا جواب تو کتاب یا رسالہ کی صورت میں ہوگا۔ اب اسی کے اعتراض پیش کر سکتے تھے۔ ہاں وہ تحریری مناظرہ کر لیں۔ تا سب لوگ فریقین کے دلائل کا ایک جگہ موازنہ کر سکیں۔ اگر آریہ لوگ اپنے مخالفوں کے سرسبز ہونے کے ایسے ہی خواہاں ہوتے ہیں۔ تو لیکھرام جی نے کیوں کہا تھا۔ کہ تین سال کے اندر اندر حضرت مرزا صاحب اور ان کی نسل برباد ہو جائیگی۔ لیکھرام جی کا لاولد ہونا تو مسلم ہے۔ وہ اگر بانی مذہب ہوتے یا نبی و پیغمبر ہوتے۔ اور آریہ اپنے آپکو ان کی اولاد لکھتے۔ تو جائز ہوتا۔ مگر پنڈت صاحب کی تو ایسی ہستی نہ تھی اسلئے

پنڈت ترلوک چند صاحب کا یہ جواب بھی درست نہیں۔ آپ لوگ اگر لڑکے کو اہمیت نہیں دیتے۔ تو ستیارتھ پرکاش میں ایسے اوپر کے لئے جس کے گھر میں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ خاص قانون کیوں مقرر کیا گیا ہے۔ جسے آپ جانتے ہیں۔

آخر میں مولوی صاحب نے قادیان کے آریوں اور دوسرے غیر احمدیوں کو مخاطب کر کے ایک پر درد اپیل کی۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نشانوں کے گواہ ہیں۔ آپ پر ایمان لائیں۔

صاحب صدر کی دلچسپ گفتگو

حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا۔ سب حاضرین نے دونوں طرف کی تقاریر سن لی ہیں۔ میں پنڈت ترلوک چند صاحب سے کہتا ہوں۔ کہ آپ اپنے مذہب کے عالم ہیں۔ مولوی ابوالعطاء صاحب بھی موجود ہیں۔ پنڈت صاحب انفرادی طور پر نہ کہ جماعتی طور پر مولوی صاحب سے پنڈت لیکھرام کے متعلق پیشگوئی پر تبادلہ خیال کر لیں۔ ہم سب سنیں گے۔ جو شرطیں پنڈت صاحب پیش کریں گے۔ میں ان کے منوانے کا ذمہ وار ہوں۔ اس پر آپ نے پنڈت صاحب کو موقعہ دیا۔ کہ وہ ہاں کریں۔ لیکن پنڈت صاحب نے یہ کہہ کر انکار کر دیا۔ کہ میں نے اپنے ساتھیوں سے مشورہ نہیں کیا۔ اس لئے معذور ہوں۔

اس مرحلہ پر صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ میں پنڈت ترلوک چند صاحب سے پوچھتا ہوں۔ کہ آپ کافی عرصہ قادیان میں رہے ہیں۔ کیا پنڈت لیکھرام کی یہ پیشگوئی کہ "آپ (مرزا صاحب) کی ذریت بہت جلد منقطع ہو جائے گی۔ غایت درجہ تین سال تک شہرت رہے گی" (کلیات ص۴۹۵) صحیح نکلی یا غلط ثابت ہوتی ہے؟ پنڈت صاحب نے بڑے لیت و لعل کے بعد کہا۔ آریہ سماجی کہتے ہیں۔ کہ یہ اشتہار پنڈت لیکھرام جی کا لکھا ہوا نہیں ہے۔ حضرت میر صاحب نے فرمایا۔ کہ اول تو ان اشتہارات کے شروع میں شردھانند جی نے تحریر کیا ہے۔ کہ:-

"ذیل کے دو اشتہارات پنڈت جی (لیکھرام جی) نے اس وقت نکالے تھے۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہامی چوبچوں کا ابھی صرف ۴ص آغاز ہی ہوا تھا" (کلیات ص۴۹۵) —— دوسرے میں پوچھتا ہوں۔ کہ آپ یہ بتائیں۔ کہ کلیات ص۴۹۵ کی پیشگوئی (خواہ کسی نے لکھی ہو) جھوٹ ثابت ہوئی یا نہیں؟

[illegible]

رپورٹ احمدیہ دارالتبلیغ مشرقی افریقہ

بابت دسمبر ۴۳ء و جنوری ۴۴ء

روانگی از ٹبورا

۳۰ نومبر ۱۹۴۳ء کو یہ عاجز معہ اہل و عیال براستہ موروگورو۔ موشی۔ نیروبی کے لئے روانہ ٹبورا۔ اور ۶ دسمبر نیروبی پہنچ گیا۔ دوران سفر میں موروگورو۔ ہینڈنی اور موشی میں سلسلہ کا لٹریچر تقسیم کرنے کا موقعہ ملا۔ اور موشی پر بعض غیر احمدی احباب جو عرصہ سے زیر تبلیغ ہیں انہیں مزید تبلیغ کی۔ موروگورو سے برادرم سید محمد سرور شاہ صاحب ایم۔ اے۔ بی ٹی اور میاں امیر الدین عیسیٰ جو مارٹیشس کے احمدی ہیں۔ نیروبی جانے کے لئے ساتھ ہو گئے۔ موشی میں افریقن اور انڈین احمدی احباب مسٹر وار بشارت احمد صاحب اور چوہدری عنایت اللہ صاحب پسر چوہدری اللہ بخش صاحب بھی ملنے کے لئے پہنچ گئے۔ یہ نوجوان تبلیغ سلسلہ میں خوب کوشاں ہیں۔ جزاهم اللہ احسن الجزاء۔

تقریب شادی

۶ دسمبر بعد نماز عصر برادرم مکرم محمد یٰسین صاحب کا نکاح اور شادی تھی۔ خطبہ نکاح میں اسلامی ہدایات متعلق ازدواج بیان کی گئیں۔ بعض غیر احمدی احباب بھی موجود تھے۔

عید الاضحیٰ کی تقریب

۷ دسمبر عید الاضحیٰ کی تقریب تھی۔ اس موقعہ پر جماعت کے سب مرد بچے اور عورتیں احمدیہ مسجد نیروبی میں نماز کے لئے جمع ہوئے۔ خطبہ عید میں اس امر کی طرف توجہ دلائی گئی۔ کہ کسی مقصد میں کامیابی کے لئے ضروری ہے۔ کہ مرد عورت اور بچوں کا تعاون ہو۔ اور وہ سب مل کر قربانیاں اور کوششیں کریں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خود بھی قربانی کی۔ اور پھر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام نے بھی کی۔ اور حضرت ہاجرہ نے بھی۔ اور ان تینوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے وہ عظیم الشان رسول مبعوث فرمایا۔ جو تمام دنیا کے لئے

چشمۂ ہدایت بن کر آیا۔

تحریری کام

(۱) عرصہ زیر رپورٹ میں "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" کا سواحیلی ترجمہ نہایت باقاعدگی کے ساتھ میاں امری عبیدی صاحب افریقن احمدی کرتے رہے۔ اس وقت تک پچاس صفحات کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ (۲) ایک مضمون صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق سواحیلی زبان میں تیار کیا گیا۔ جو بغرض طباعت اس وقت پریس میں ہے۔ (۳) حضرت مسیح کی آمد ثانی پر ایک مضمون تیار کیا گیا۔ جس کا انگریزی میں ترجمہ کروا کر پریس میں بھجوا دیا گیا ہے (۴) مقامی اخبارات کو دو خطوط لکھے۔ ایک خط Colonial Times میں سیرت پیشوایان مذاہب کے جلسوں کے متعلق اس کے کسی نامہ نگار کے بعض اعتراضات کے جواب میں لکھا گیا۔ جسے اخبار نے شائع کیا۔ دوسرا خط ویسٹ افریقن سٹینڈرڈ کو کسی عیسائی نامہ نگار کے خط کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ مسیحی نامہ نگار نے دنیا کے موجودہ حالات کے پیش نظر لکھا تھا کہ مسیح اب دوبارہ ظاہر ہونے والا ہے۔ اس کے جواب میں لکھا گیا تھا۔ کہ مسیح تو ظاہر ہو چکا ہے۔ مگر اخبار مذکور نے شائع نہیں کیا۔ اس لئے اب "مسیح کی آمد ثانی" کے مضمون کو الگ پمفلٹ میں چھپوایا جا رہا ہے۔

خط و کتابت

گذشتہ دو ماہ میں ۳۵ خطوط لکھے۔ ان میں سے چند خطوط مرکزی نظارتوں کو۔ اور کچھ خطوط ٹانگانیکا کے حکام کو تبلیغی معاملات کے سلسلہ میں لکھے گئے۔ اور اکثر خطوط مقامی احباب جماعت کو چندوں اور دیگر مرکزی تحریکات کے سلسلہ میں لکھے۔

نشر و اشاعت

(۱) عرصہ زیر رپورٹ میں ایک پمفلٹ

Mohammad in the Bible دو ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا۔ چھ صد شلنگ اس کی طباعت پر خرچ آیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیوں کو آپ پر چسپاں کر کے عیسائی دنیا اور یہودی عالم کو دعوت دی گئی۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائیں۔ مشرقی افریقہ کے مختلف علاقوں میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔ ٹانگانیکا اور کینیا کے احباب میں سے چند ایک نے خرید کر اسے خود تقسیم بھی کیا ہے۔ اس پمفلٹ کے پروف وغیرہ درست کرنے میں محترمی سید محمود اللہ شاہ صاحب نے کافی امداد دی۔

(۲) الفضل کے چوبیس پرچے خطبہ نمبر کے اس عرصہ میں ملے۔ اور چند مخصوص غیر احمدیوں کے نام بذریعہ ڈاک روانہ کئے گئے۔

(۳) البشریٰ۔ نداء المنادی آمدہ از فلسطین زنجبار اور دیگر علاقوں کے عربوں میں تقسیم کئے گئے۔ مکرمی ڈاکٹر فضل دین صاحب کو زنجبار میں نے عربی کا لٹریچر روانہ کیا تھا۔ وہ اپنے تازہ خط میں اطلاع دیتے ہیں۔ کہ عربی اشتہارات سمجھدار عرب طبقہ میں تقسیم کر دئے گئے۔ بلکہ ایک جماعت کو جمع کر کے میں نے خود مکمل اشتہار پڑھ کر سنایا۔ یعنی نداء المنادی ۲۰ جو بہت پسند کیا گیا۔ ان میں سے ایک ضعیف اور با اثر عرب نے جو میرا عزیز دوست ہے مجھ سے بہت سے اشتہارات لے کر بذریعہ ڈاک عربی ممالک اور حضر موت روانہ کئے۔

(۴) سواحلی اشتہارات کیا ائمہ اربعہ ہی امام ہیں؟ اجرائے نبوت اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں۔ بکوبا کے علاقہ میں روانہ کئے گئے۔ اگلے ماہ میں میرا ارادہ بکوبا سے گذرنے کا ہے امید ہے۔ کہ وہاں کے حالات خود بھی معلوم کر سکونگا۔ انشاء اللہ

خاکسار شیخ مبارک احمد مبلغ مشرقی افریقہ از نیروبی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت خوش اور مبارک زندگی وہی ہے۔ جو دین الٰہی کی خدمت اور اشاعت میں بسر ہو" اس لئے آپ اپنے علاقے کے جن مسلم یا غیر مسلموں کو تبلیغ کرنا چاہتے ہوں۔ اُن کے ہر پتہ کے ساتھ چار آنہ کے ٹکٹ خاکسار کو روانہ فرمائیے۔ (پتہ خوشخط ہو) اس کے عوض ان کو اُردو یا انگریزی تبلیغی لٹریچر مفت ارسال کیا جائے گا۔ اس طرح آپ بفضلِ خدا گھر بیٹھے خدمتِ دین کا ثواب حاصل کر سکیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندرآباد (دکن)

حضرت میر محمد اسحٰق صاحب رضی اللہ عنہ کا وصال

چل بسا ہے آہ! وہ اسلام کا بطلِ جلیل
عالموں میں آج مل سکتا نہیں جس کا مثیل

حجتِ حق تھا وجود اس کا مخالف کے لئے
اور مسیحائے زماں کے صدق پر روشن دلیل

عاشقِ صادق خدا کا اور رسول اللہ کا
جو مسیحِ پاک سے رکھتا تھا الفت بے عدیل

پیکرِ علم و عمل اور ماہرِ ضبط و نظام
زندگی کا اس کی ہر پہلو ہے دلکش اور جمیل

کام سے ہی کام تھا بس رات دن صبح و مسا
عمر تھوڑی اور رہے فہرست کاموں کی طویل

خوبیاں اس کی رہیں گی تا قیامت یادگار
ہو گیا ہے گرچہ وہ خود باغِ جنت میں نزیل

دل ہیں گو غمگیں مگر راضی ہیں اے پیارے خدا
کون ہے جو ہو سکے تیری مشیت میں دخیل

(شاگر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۱۷ مارچ - مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں محکمہ ڈاک و فضا کے سیکرٹری سر گرو ناتھ نے اسمبلی میں بیان کیا کہ مجھے یہ اعلان کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ کہ حکومت نے قیمتوں کی موجودہ حالت کے پیش نظر فیصلہ کیا کہ مرکزی حکومت کے ملازموں کے گرانی الاؤنس میں مزید اضافہ کیا جائے۔ اور محکمہ ڈاک اور تار کے ملازموں کو خاص مراعات دی جائیں۔

نئی دہلی ۱۷ مارچ - کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں ایک سوال کے جواب میں کمانڈر انچیف نے انکشاف کیا کہ ہندوستانی فوج میں اس وقت ۴۵ لفٹنٹ کرنیل ہیں۔ جن میں سے ۲۰ بٹالینوں کی کمان کر رہے ہیں۔ اس طرح انڈین آرمی میڈیکل سروس میں ۸۷ ہندوستانی لفٹنٹ کرنیل ہیں۔ کمانڈر انچیف نے یہ بھی بتایا کہ انڈین آرمی میں لفٹنٹ ایسے ہیں۔ جنہیں درجہ اول کی جگہ دی گئی ہے ان میں سے ایک پیادہ رجمنٹ کی کمان کرتا ہے

لاہور ۱۷ مارچ - گزشتہ ماہ کوئلہ کی کمی کے باعث ۲۰ پسنجر ٹرینیں بند کر دی گئی تھیں۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ یہ تمام ٹرینیں پھر جاری ہو گئی ہیں۔

ماسکو ۱۷ مارچ - روسی فوجوں نے نیکولیف اور ویلیکی لُوکی کے درمیان جرمن فوجوں کے گرد ۲۰ میل لمبا حلقہ بنا لیا ہے۔ یہ حصار کسی جگہ سے دس میل اور کسی سے پندرہ میل چوڑا ہے۔ روسیوں کا کہنا ہے کہ اس جال میں سے ایک جرمن سپاہی بھی بچ کر نہیں نکل سکتا۔ ان محصور جرمنوں پر روسی طیارے خوفناک بمباری کر رہے ہیں۔

لاہور ۱۷ مارچ - ہوشیارپور ملتان

مظفرگڑھ - ڈیرہ غازی خاں اور فیروزپور کے اضلاع میں اور ضلع جھنگ میں شورکوٹ ضلع انبالہ میں جگادھری۔ ضلع لاہور میں قصور ضلع منٹگمری میں چیچاوطنی اور ضلع میانوالی میں بھکر کے مقام پر پٹرول کی بہم رسانی حسب معمول ہو گئی ہے۔ اور ان ضلعوں اور مقامات پر پٹرول کی فروخت پر سے کنٹرول ہٹا دیا گیا ہے۔ صرف جائز کوپن یا رسیدیں پیش کرنے پر پٹرول خریدا جا سکتا ہے۔

واشنگٹن ۱۷ مارچ - آج پریذیڈنٹ روزولیٹ نے فن لینڈ کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے اس پر زور دیا کہ وہ جنگ سے علیحدہ ہو جائے۔

کلکتہ ۱۷ مارچ - بنگال گورنمنٹ کی طرف سے ایک اعلان کیا گیا ہے کہ آسام اور بنگال کے ان حصوں میں جو برہم پتر کے مشرق میں ہیں۔ فوجی ڈاک سنسر کی جاتی تھی۔ لیکن اب ملٹری وجوہ کے باعث یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ آئندہ ہفتہ سے بنگال کے دوسرے حصوں میں شہری آبادی کی ڈاک کو سنسر کیا جائیگا۔

لنڈن ۱۷ مارچ - اقتصادی جنگ کی وزارت کے سیکرٹری نے اپنی تقریر میں کہا کہ جرمنی کی ناکہ بندی کے سلسلے میں یہ نہایت ضروری ہے کہ جرمنی سے جاپان کو جو سامان جا رہا ہے۔ اس کا راستہ بند کیا جائے موجودہ حالت میں ربڑ۔ اون۔ سبزی وغیرہ کا کسی مقدار میں جرمنی پہنچ جانا اتنا خطرناک نہیں۔ جتنا کہ یورپ سے مشینیں۔ اوزار۔ آلات بال بیرنگ بھاری مشینوں کے نقشے وغیرہ کا جاپان پہنچنا۔

لنڈن ۱۷ مارچ - شمالی افریقہ کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے اعلان کیا گیا ہے کہ کل اتحادی ہوائی جہازوں نے کاسینو شہر پر ۳ ہزار مرتبہ اڑان کی۔ بے شمار بم گرائے گئے۔ یہ شہر اسی طرح تباہ ہو گیا۔

جس طرح کہ شہر پمپائی بھونچال کے بعد تباہ ہؤا تھا۔ سارے شہر میں صرف دو تین درجن مکان تباہی سے بچے ہیں۔ تمام شہر کھنڈر بن گیا ہے۔

لاہور ۱۷ مارچ - سر منوہر لال نے پنجاب اسمبلی کے اجلاس میں مطالبات زر کی تیسری قسط پیش کی۔ یہ مطالبات زر ۲۷ لاکھ تین ہزار تین سو ساٹھ روپے کے تھے۔ سر منوہر لال نے اعلان کیا کہ اس رقم کا بڑا حصہ پنشنروں کے گرانی الاؤنس پر صرف ہوگا جن پنشنروں کی پنشن ۲۰ روپے سے زیادہ نہیں انہیں تین روپے اور ۳۰ پنشن پانے والوں کو چار روپے ماہوار گرانی الاؤنس ملیگا۔ جن کی پنشن ۴۰ اور ۴۴ روپے ماہوار کے درمیان ہے۔ انہیں یکم نومبر ۱۹۴۳ء کے بعد ۴۶ روپے ماہوار پنشن ملے گی۔

دہلی ۱۷ مارچ - مرکزی اسمبلی میں سر عزیز الحق ممبر انڈسٹریز نے بتایا کہ ہندوستان میں بنے ہوئے بجلی کے تمام بلبوں کا سٹاک شہریوں کی ضروریات کے لئے ریلیز کر دیا جائے گا۔

لنڈن ۱۷ مارچ - اٹلی کی لڑائی کی تازہ خبر یہ ہے۔ کہ جرمن ہوائی جہازوں نے نیپلز پر بمباری کی۔ جس کا شدید جواب دیا گیا۔

واشنگٹن ۱۸ مارچ - بحرالکاہل جنوبی کے اتحادی ہیڈ کوارٹر سے آج جو اعلان کیا گیا ہے اس میں بتایا گیا ہے کہ امریکی فوج کے دستوں نے لارنگاؤ کے جاپانی ہوائی اڈہ پر قبضہ کر لیا۔ اور اس سے آگے بڑھ کر لارنگاؤ شہر سے صرف دو میل دور رہ گئے ہیں۔ اگسٹا کی خلیج پر جاپانیوں نے جو حملے کئے۔ انہیں روک لیا گیا۔ اور حملہ آور جاپانیوں کو تتر بتر کر دیا گیا۔ یہاں سے نور مغرب میں سارابایا کی چھاؤنی پر جو جاوا میں ہے۔ حملہ کیا گیا۔

واشنگٹن ۱۸ مارچ - وسطی بحرالکاہل

کی لڑائی کے متعلق اعلان کیا گیا ہے کہ جزائر مارشل کی تین چھاؤنیوں پر بم برسائے گئے۔ اور مجمع کرولائن میں دو چھاؤنیوں کی خبر لی گئی۔

دہلی ۱۸ مارچ - اراکان میں جو اتحادی فوجیں اتری ہیں۔ وہ سمندر کے راستہ آئیں فوج لانے والے جہاز اچانک کنارے کے پاس پہنچ گئے۔ اور انگریزی و امریکن دستے فوراً اتار دئے گئے۔ کنارے پر دشمن نے کوئی مقابلہ نہ کیا۔ کیونکہ وہ ہماری فوجیں دیکھ کر ہکا بکا رہ گیا۔ اور اگر کسی جگہ مقابلہ کیا۔ تو اس کا صفایا کر دیا گیا۔ اترنے کے چھ گھنٹے کے اندر اندر ہمارے دستوں نے کئی گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ جو بڑے مورچے چند ہی میل دور ہیں۔ ہمارے دستوں نے خندقیں کھود لیں اور قلعہ بندیاں کر لی ہیں۔ اور جاپانیوں کے جوابی حملہ کے لئے ہر طرح تیار ہو گئے ہیں۔

لنڈن ۱۸ مارچ - اتحادی ہوائی جہازوں نے برطانیہ کے اڈوں سے اڑ کر پیرس سے تیس میل دور مال لے جانے والی گاڑیوں۔ انجن شیڈوں اور کارخانوں پر حملے کئے۔ دشمن کا کوئی فائیٹر مقابلہ پر نہ آیا۔ البتہ توپوں نے سرگرمی دکھائی۔ شمالی فرانس اور ہالینڈ میں بھی دشمن کے ہوائی اڈوں پر حملے کئے گئے۔

ماسکو ۱۸ مارچ - مارشل سٹالین نے کل ایک اور نئے حملہ کا ذکر کیا۔ اس حملہ میں پولینڈ کی ۱۹۳۹ء والی سرحد کے پاس ڈوبنو کے شہر پر قبضہ کر لیا گیا۔ یہ جرمنی کی بہت اہم چھاؤنی تھی۔ ٹرنوپول کے لئے شدید لڑائی ہو رہی ہے۔ اس محاذ پر دشمن سے چالیس اور گاؤں چھین لئے ہیں۔ یوکرین کے مورچہ پر جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور روسی بھاگتے ہوئے جرمنوں کا تیزی سے تعاقب